کے احکام اور ہدایات اس قسم کے ہوں۔ جنسے امن قائیم ہوسکے۔ اور ظلم کا قلع قمع جیسا کہ مذہب اسلام کے احکام ہیں جنکا ایک نمونہ وہ حکم ہے۔ جو اوپر منقول ہوچکا ہے۔ اور صدہا احکام متعلقہ امن و انصاف ہمارے مضمون مذہب معاشرت میں بضمن جلد دوم اشاعۃ السنہ بیان ہوچکے ہیں) تلوار اور زور حکومت تو لوگوں کو دنیاوی مواخذہ سے ڈراکر فرمان بردار سلطنت بناکر دنیا میں امن قائیم کرتے ہیں۔ جنسے دوسرے کی حکومت میں پناہ لیکر یا قانونی تدبیر کو آڑ بناکر

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۳) پر واضح ہوچکا ہے۔ اور خاصکر اسلام کا حال اسلامی لیڈروں دین کے خادموں نے اپنی تصانیف میں ظاہر و مشتہر کردیا ہے۔ جن میں سے اشاعۃ السنہ نے بہت سا پارٹ لیا ہے۔ مگر ہندوں میں سے ایک نئے فرقہ آریہ اور مسلمانوں میں سے ایک نئے فرقہ مرزائیہ کی بعض تصانیف میں ان دونوں نئے فرقوں کی تعلیم اطاعت گورنمنٹ میں اشتباہ پایا جاتا ہے۔ فرقہ آریہ کے لیڈر سوامی دیانند سرسوتی کی کتاب ستیارتھ پرکاش کے فقرات ذیل یہی اشتباہ پیدا کر رہے ہیں۔:

(۱) کشتری کو واجب ہے۔ کہ فاضل تر برہمن کی مانند عالم اور نیک تربیت سے بہرہ ور ہوکر اس تمام سلطنت کی حفاظت دادگستری ٹھیک طور پر کرنے (ستیارتھ پرکاش ع۱۵۷) طبع دوم

(۲) جملہ افواج کی سرکردگی اور فوجی افسروں پر شاہی اہتمام رکھنے کا منصب نیز سررشتہ تعزیر کے تمام کاموں کی افسری اور حادی برہمہ اور خداوند ہمہ رتبہ و سلطنت ان چاروں اقتداروں پر ایسے لوگوں کو جاگزین کرنا چاہئے۔ جو وید اور شاستر کے پورے ماہر عالم فاضل۔ ستودہ منش۔ غالب الحواس اخلاق حسنہ سے متصف ہوں یعنے سپہ سالار اعظم وزیر اعظم کاروبار عدالت کا افسر اعظم اور راجہ چاروں ماہر جملہ علوم ہونے چاہیں۔ (ستیارتھ پرکاش ع۱۶۲)

(۳) جاہل بے وقوف۔ ویدوں کے نہ جاننے والے جو فرایض تبلائیں ان کو کبھی تسلیم نہ کرنا چاہئے۔ کیونکہ بیوقوفوں کے تبلائے ہوئے فرائض کے مطابق جو لوگ عمل کرتے ہیں۔ انکے پیچھے سینکڑوں برائیاں لگ جاتی ہیں۔ اسلیئے ودیا سبھا۔ دہرم سبھا۔ راج سبھاؤں میں بے وقوفوں کو کبھی بہرتی نہیں کرنا۔ ہمیشہ صاحب علم اور دہرم پہ چلنے والوں کو مقرر کرنا چاہئے۔ (ستیارتھ پرکاش ع۱۶۳)

(۴) جو شخص وید اور عابد لوگوں کی تصنیف شدہ کتابوں کی جو وید کے مطابق ہوں۔ تحقیر کرتا ہے۔ اس وید کی مذمت کرنیوالے منکر کو ذات برنگت دیکھ کہانیوالے کی جماعت) اور ملک سے نکال دینا چاہئے۔ (ستیارتھ پرکاش ع۲۲)

اور مرزائیہ فرقہ کے لیڈر مرزا غلام احمد کی کتاب دافع الوساوس کے صفحہ ۶۶ میں اس فقرہ میں اشتباہ پایا جاتا ہے۔ جب انسان خدا تعالے کا نافرمان ہوجاتا ہے۔ تو اسکی ملک اصل مالک (خدا تعالےٰ) کیطرف عود کرتی ہے۔ پھر اس مالک حقیقی کو اختیار ہوتا ہے کہ چاہے تو بلا توسط رسل نافرمانوں کے مالوں کو تلف کرے۔ اور انکی جانوں کو معرض عدم میں پہنچادے۔ یا کسی رسول کے واسطہ سے یہ تجلی ظاہری نازل کرے۔ ایک ہی بات ہے۔ ہرچند مرزا غلام احمد نے اپنی بہت سی تصانیف اردو انگریزی میں یہ مسئلہ بھی بیان کیا ہے۔ کہ مسلمانان برٹش گورنمنٹ کو اس گورنمنٹ سے مخالفت لڑائی کرنا ناجائز ہے۔ بلکہ جو دین اسلام میں جنگ و جہاد کا حکم وارد ہے۔